بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

اس وقت پاکستان کا اہم ترین مسئلہ "آئین سازی" کا مسئلہ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کو سیاسی اور گروہی نقطۂ نظر سے ہٹ کر نگاہ رکھنی چاہیئے، بظاہر اسمبلی کا آغاز ہونے والا ہے مگر آئین کے بارہ میں کوئی واضح اور غیر مبہم صورتحال اب تک سامنے نہیں آسکی، دو اکثریتی پارٹیوں کے سربراہوں کے درمیان ڈھاکہ میں ہونے والے مذاکرات کو بھی اس لحاظ سے خوش آئند نہیں کہا جاسکتا۔ دوسری طرف اسلام اور نظریۂ پاکستان کی دعویدار جماعتیں ہیں جن میں باہمی اتحاد اور مفاہمت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جبکہ ایک معمولی اقلیت میں ہونے کی وجہ سے مفاہمت اور یگانگت کا معاملہ فوری توجہ کا مستحق تھا۔ جس انتشار، خلفشار اور باہمی غلط فہمیوں کی وجہ سے محبّ اسلام طاقتوں کی ۷۰ فیصد اکثریت کو بھی دستور ساز اسمبلی میں اقلیت بننا پڑا۔ آج بھی اگر وہ اقلیت بیشمار اکائیوں میں بٹی رہی تو اسلامی آئین کا مسئلہ ایک مذاق بن جائے گا، اور پوری ملت کو اس شامتِ اعمال کی سزا بھگتنی ہو گی۔

ہمیں اکثریت حاصل کرنے والے زعماء کے اس سکوتِ مجرمانہ پر بھی حیرت ہے جو کل تک اقتدار اور کامیابی حاصل کرنے کے خیال سے اپنے دیگر دعووں کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت اور اسلامی آئین کی بالادستی کا اعلان بھی کرتے رہے مگر انتخابات کے بعد وہ اس معاملہ میں خاموش ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان کا ذہن اس معاملہ میں صاف نہیں ہے اور وہ اسلامی آئین کو اپنے خود ساختہ معاشی یا اقتصادی و انتظامی نکات کیلئے ایک رکاوٹ سمجھ کر اس سے گریز کرنا چاہتے ہیں تو انہیں یہ حقیقت نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہاں کے غیور اور جسور مسلمانوں کی ایک عظیم اکثریت اسلامی آئین کے معاملہ میں اب بھی ان چند گنے چنے علماء حق اور محبّ وطن و ملت افراد کی پشت پر ہے جن کی ایک معمولی اقلیت دستور ساز اسمبلی تک پہنچ چکی ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ اکثریتی پارٹیوں کی آئین کے مسئلہ پر مفاہمت اور اتفاقِ رائے ہو جائے اور اس بدقسمت ملک کا یہ بحرانی دور جلد از جلد ختم ہو جائے۔

لیکن یہ حقیقت مدنظر رہنی چاہیئے کہ ایسی کوئی مفاہمت یا گٹھ جوڑ یہاں کی تمام اسلامی قوتوں کے لئے ناقابلِ قبول ہو گی جس میں پاکستان کی اساس اسلامی آئین کے بنیادی اصول کو بالائے طاق رکھا گیا ہو۔ ایسی قابلِ قبول مفاہمت اگر ہو سکتی ہے تو علماء اور اسلامی ذہن رکھنے والی ان تمام پارٹیوں کا اعتماد دے کر ہو سکتی ہے جنہیں قوم نے اسلامی آئین کی تمنا لیکر منتخب کیا ہے ہمیں خوشی ہے کہ

جمعیۃ العلماء اسلام بھی قابل اور چیدہ چیدہ علماء اور قانون دان حضرات کے تعاون سے اپنا ایک مسوّدہ اسمبلی میں پیش کر رہی ہے مگر اس بارہ میں ہماری مخلصانہ اور نیازمندانہ گذارش یہی ہے کہ جمعیۃ کے زعماء بالخصوص قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اس مسوّدہ کو اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل اس کے بارہ میں ملک کے مختلف مکاتب فکر کے علماء اسلامی جماعتوں اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش فرماویں اسی طرح منتخب علماء کی دوسری جماعت جمعیۃ العلماء پاکستان کے اکابر کا بھی باہمی بحث اور غور و فکر کے بعد ایک ہی مسوّدہ پر اتفاق رائے ہو جائے۔ اور اسلامی جذبہ سے معمور دیگر منتخب افراد سے بھی اس مسوّدہ پر مشورہ کر لیا جائے تو ایسا کرنا پوری ملت اور پاکستان کے حق میں بہتر ہوگا۔

اگر خدانخواستہ اسلامی آئین کے نام سے کئی ایک الگ الگ مسوّدے پیش کئے گئے اور اسمبلی میں بھی اسی انتشار اور باہمی اختلاف کا مظاہرہ ہوا تو یہ بات نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی دنیا میں ہمارے "اسلامی آئین" کے موقف کو نقصان پہنچائے گی۔

اس وقت انتخابی سیاست اور گروہی نعروں کا وقت گذر چکا ہے۔ پوری ملت کے لئے آئین اور ایک اسلامی آئین کا مرحلہ درپیش ہے، جس کے بارہ میں وقتی اور جزوی باتوں کو بالائے طاق رکھ کر پورے ایمانی جذبۂ اخلاص اور دلسوزی سے سوچنا اور قدم اٹھانا ہے آج نہ صرف پاکستان کے ہر اس دردمند شہری کی نگاہیں منتخب ہونے والی پارلیمنٹ پر لگی ہوئی ہیں جس کا دل لا الہ الا اللہ کی آواز پر دھڑکتا ہے بلکہ پوری اسلامی دنیا اس نازک امتحان میں پاکستان کی ملتِ مسلمہ کی طرف نگاہیں اٹھائے ہوئے ہے۔

خداوند تعالیٰ اس نازک مرحلہ میں منتخب اسمبلی کی رہنمائی فرما دے اور ہمارے احوال بد سے صرفِ نظر کرتے ہوئے سب کے قلوب کو اسلامی آئین کی طرف پھیر دے اور ہم سب کو کلمۂ اسلام پر جمع فرما دے۔ آمین

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق